اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

تار کا پتہ: ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم چہار شنبہ

۱۹۱۳ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عہد امامت سے پیشتر یہ اخبار جاری فرمایا

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳ روپے، سہ ماہی ۷ روپے، ماہوار ۲½ روپے، فی پرچہ ۱ آنہ

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۲ امان ۱۳۳۱ ہش | ۱۲ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۶۲

اخبار احمدیہ

کنری سندھ ۸ مارچ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۱۱ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:۔

"حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے ٹمپریچر ۱۰۱ ہے خوراک بہت کم ہو گئی ہے اس لئے ضعف بڑھتا جا رہا ہے"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ممدوحہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

الحاج خواجہ ناظم الدین اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے ڈاکٹر گراہم کی ملاقاتیں

"اگر آزاد و غیر جانبدار رائے شماری میں مزید تاخیر ہوئی تو اقوام متحدہ کی ساکھ ختم ہو جائیگی" عالم اسلام کے ممتاز علماء کا مشترکہ بیان

کراچی ۱۱ مارچ۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے آج شام وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کی یہ ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی اس سے قبل صبح وہ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے بھی ملے۔ آج کی ملاقات میں دونوں کے درمیان ایک گھنٹہ بیس منٹ تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ وزیر خارجہ سے ان کی یہ دوسری ملاقات تھی۔ پروگرام کے مطابق ڈاکٹر گراہم حکومت ہندوستان سے مزید بات چیت کرنے کے لئے جمعرات کو نئی دہلی واپس چلے جائیں گے۔

آج یہاں ایران عراق اور الجزائر کے تین ممتاز علماء نے جو گذشتہ دنوں اعتقال علماء اسلام کے اجتماع میں شریک ہوئے تھے ایک مشترکہ بیان میں سلامتی کونسل پر زور دیا کہ ریاست جموں و کشمیر میں جلد سے جلد آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری کرائی جائے۔ انہوں نے کہا اگر استصواب رائے عامہ کرانے میں مزید دیر ہوئی تو بالخصوص مشرق وسطیٰ اور مشرق قریب میں اقوام متحدہ کی ساکھ بگڑ جائیگی۔

ان علماء میں علامہ العراقین، علامہ ہادی المراشی اور سید محمد حسنین الجزائری شامل ہیں۔ بیان میں مزید بتایا گیا ہے کہ ساری دنیا کے مسلمان اس مطالبہ کے حامی ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ جلد اور منصفانہ طریق سے حل کیا جائے۔ سلامتی کونسل اس کے خاطر خواہ حل سے گریز کرتے ہوئے مسلسل دیر لگا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے بے چینی بڑھ رہی ہے۔ کشمیر کا مسئلہ تو کھٹائی میں ڈال دیا گیا ہے۔ لیکن اقوام متحدہ نے کوریا کے معاملے میں بہت مستعدی دکھائی ہے دونوں کے متعلق اقوام متحدہ کے رویہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بیان میں آگے چلکر علماء نے اس بات پر زور دیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ایک کسوٹی ہے۔ موقعہ ہے کہ سلامتی کونسل دلیری سے کام لے۔ اور ہندوستان کی ہٹ دھرمی سے بے پرواہ ہو کر اس اہم مسئلے کے منصفانہ حل کے لئے موثر قدم اٹھائے سید محمد حسنین الجزائری نے کہا ہے۔ الجیریا میں تیونس اور مراکش کے مسلمان بھی انہی مسائل سے دوچار ہیں۔ جن کا اہل کشمیر کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے وہاں بھی کشمیر کی طرح اقلیتیں اکثریتوں پر حکومت کر رہی ہیں۔ یہ صورت حال زیادہ دیر تک برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اگر جلد کوئی حل نہ نکالا گیا۔ تو دنیا کے مسلمان اپنے بھائیوں کے ساتھ انصاف کرانے کے لئے متحدہ کوشش کریں گے۔

محترمہ فاطمہ جناح کی نصیحت

لاہور ۱۱ مارچ۔ محترمہ فاطمہ جناح نے آج لاہور کالج خواتین میں خطبہ تقسیم اسناد پڑھتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ تعلیم کا مقصد افراد کی ترقی نہیں بلکہ ملت کی ترقی ہونا چاہیئے۔

بیمہ کو ترقی دینے کیلئے مالی کارپوریشن قائم کرنیکا فیصلہ

کراچی ۱۱ مارچ حکومت پاکستان نے ۵ کروڑ روپے کے سرمایہ سے بیمے کو ترقی دینے کے لئے ایک مالی کارپوریشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بیمہ کمپنیوں کو پاکستان میں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے یہ کارپوریشن ان مشکلات کو دور کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائے گی نیز نئی کمپنیوں کے قیام میں بھی مدد دیگی پارلیمنٹ کے آئندہ سیشن میں اس کے متعلق ایک بل پیش کیا جائے گا۔

ایک سال کے اندر اندر جرمنی سے تمام غیر ملکی فوجیں واپس بلا لینے کی روسی تجویز

ماسکو ۱۱ مارچ۔ روس نے مطالبہ کیا ہے کہ جرمنی کے ساتھ صلحنامہ کا مسودہ تیار کرنے کے لئے چار بڑی طاقتوں کا اجلاس فوراً طلب کیا جائے۔ کل ماسکو میں روسی حکومت کی طرف سے ایک ہی مضمون کے مراسلے امریکہ برطانیہ اور فرانس کے سفیروں کے حوالے کئے گئے۔ ان مراسلوں میں اجلاس طلب کرنے کے مطالبہ کے علاوہ اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ سارے جرمنی کی واحد حکومت سے مشورے کے بعد صلحنامہ مرتب ہونا چاہیئے۔ اس لئے جرمنی پر قابض ملکوں کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلے میں ایسا طریق کار اختیار کریں۔ جس سے سارے جرمنی میں جلد سے جلد ایک ہی حکومت قائم ہو جائے۔ نیز یہ تجویز بھی پیش کی گئی ہے کہ صلحنامہ پر عملدرآمد کے بعد ایک سال کے اندر اندر جرمنی سے تمام بیرونی فوجیں واپس بلا لی جائیں اور ان کی بجائے جرمنی کو دفاعی اغراض کے تحت آزاد بری بحری اور ہوائی افواج بنانے کی اجازت دی جائے۔

جاپان میں زلزلہ کیوجہ سے ۴ کروڑ ڈالر کا نقصان

ٹوکیو ۱۱ مارچ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ دنوں جاپان کے جزیرے ہاکیڈو میں جو زلزلہ آیا تھا اس کی وجہ سے قریباً ۴ کروڑ ڈالر کا نقصان ہوا۔

پٹ سن کی پیداوار کا ۸۰ فیصدی حصہ فروخت ہو چکا ہے

ڈھاکہ ۱۱ مارچ۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ جناب نور الامین نے کہا ہے کہ اس سال پٹ سن کی پیداوار ۸۰ فیصدی سے بھی زیادہ فروخت ہو چکی ہے۔ آج انہوں نے ایک بیان میں اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے پٹ سن کے کاشتکاروں اور تاجروں کو یقین دلایا کہ باقی ماندہ مقدار بھی جلد فروخت ہو جائے گی۔ اس کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ پٹ سن کی قیمتیں گرنے کی وجہ یہ ہے کہ بالعموم دنیا بھر میں چیزوں کی قیمتیں گر رہی ہیں۔ دوسرے پٹ سن کے خریداروں نے اپنی ضرورتیں کم کرنے کے متعلق اتحاد کر لیا ہے تاکہ قیمتوں میں کمی واقع ہو۔ اس سال ہندوستان کے مطالبہ پر اس کے لئے ۲۵ لاکھ گانٹھیں مخصوص کی گئی تھیں۔ ضرورت کے باوجود اس نے ابھی تک صرف ۱۵ لاکھ گانٹھیں اٹھائی ہیں حکومت قیمتوں کے رجحان سے پوری طرح باخبر ہے ضرورت پڑنے پر وہ پٹ سن بورڈ کو ضروری ہدایات جاری کریگی تاکہ کاشتکار

مختصر لیکن اہم

۱۱ مارچ ۱۹۵۲ء

★ قاہرہ جامعہ ازہر نے امریکہ اور یورپ میں تبلیغی وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

★ خرطوم۔ سوڈان کی اشیغہ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ سوڈان میں ۱۹۳۶ء کے معاہدے کے تحت قائم شدہ آئینی حکومت کو فوراً معطل کر دیا جائے

★ تہران۔ ایران میں پاکستان کے سفیر راجہ غضنفر علیخان نے آج شاہ ایران سے آدھ گھنٹے تک ملاقات کی۔ شاہ موصوف سے گذشتہ دس دنوں میں ان کی یہ دوسری ملاقات تھی۔

★ قاہرہ عنقریب قاہرہ میں تمام عرب ممالک لیگ کا کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس کی صدارت مصر کے سابق وزیر اعظم علی ماہر پاشا کریں گے۔

★ پشاور۔ حکومت سرحد نے رہن شدہ اراضیات واپس دلانے کے قانون کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بعض اور موثر اقدامات کئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس قانون کے تحت اب تک ۲۳۴۱ مقدمات قائم ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۱۴۰۰ مقدموں کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے

جماعت احمدیہ لاہور کا اہم اجلاس

نمائندگان مجلس مشاورت کا انتخاب بروز جمعہ بتاریخ ۱۴/۳/۵۲ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ دہلی دروازہ میں ہوگا۔ جملہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ بعد نماز جمعہ تا تکمیل کارروائی انتخاب مسجد میں ہی ٹھہرے رہیں۔ (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

خطبہ جمعہ
خطبہ نمبر ۱۱

جرم خواہ دانستہ کیا جائے یا نادانستہ وہ جرم ہے چاہے اسکی سزا ملے یا نہ ملے

جس قسم کی ذہنیت کسی گروہ میں ہوتی ہے ویسی ہی ذہنیت اس کے نقال میں بھی ہوتی ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۲ رفروری ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ
مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
پچھلے جمعہ کے بعد مجھے بائیں پیر میں شدید دردِ نقرس شروع ہوگئی تھی۔ یہ دورہ عام طور پر زیادہ دیر تک رہتا ہے۔ مگر چونکہ الفضل سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی بیرونی جماعتوں نے میرے لئے دعائیں کیں اور صدقات دیئے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے

انہی دعاؤں کے نتیجہ میں یہ دورہ جلد ختم ہوگیا۔ اور آج میں گھٹنہ کی پٹی پہلی دفعہ اتار کر آیا ہوں جس طرح پاہی پٹیاں باندھتے ہیں۔ اسی طرح یہ پٹی گھٹنے پر چڑھانے کے لئے بنی ہوئی ہوتی ہے مگر ہوتی سی ہوتی ہے۔ یہ پٹی اگر چڑھالی جائے۔ تو ٹانگ ادھر ادھر حرکت مشکل سے کر سکتی ہے۔ اور نماز بھی ٹانگ سیدھی رکھ کر پڑھنی پڑتی ہے۔ آج مجھے اس حد تک افاقہ ہو چکا ہے۔ کہ میں نے وہ پٹی اتار دی ہے۔

مجھے آج افسوس کے ساتھ ایک ایسے امر کے متعلق کچھ کہنا پڑا ہے۔ جو پرسوں یہاں واقع ہوا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں

کچھ نوجوانوں نے جن میں میں بھی شامل تھا ایک مشاعرہ کیا۔ اس میں جتنی نظمیں پڑھی گئیں۔ وہ سب سلسلہ کے متعلق ہی تھیں اور اسلام کی ہی تائید میں سارے شعر کہے گئے تھے۔ مگر پھر بھی اس وقت کی صدر انجمن احمدیہ نے یا اس کے بعض کارکنوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس کے خلاف رپورٹ کی۔ اور آپ نے آئندہ کے لئے مشاعرہ بند کر دیا۔ میری عمر اس وقت چھوٹی تھی۔ اور اپنی عمر اور بچپن کے جوشوں کے لحاظ سے یہ فعل ان ممبران کا مجھے بھی برا لگا۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی جو اس کام میں شامل تھے برا لگا۔ لیکن باوجود ہماری کوشش کے وہ تیر اٹھائی نہ گئی اور قادیان میں اس کے بعد کوئی مشاعرہ نہیں ہوا پھر نہ معلوم کس بنا پر

نظارت امور عامہ نے اس سال پہلی

مشاعرہ کی اجازت

دے دی اور واقعات نے بتایا کہ جس قسم کی ذہنیت کسی گروہ میں ہوتی ہے اس کے نقال میں بھی ویسی ہی ذہنیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک اچھا بھلا ہنستا کھیلتا اور خوش بخوش انسان جب مصنوعی طور پر رونے لگتا ہے۔ تو وہ ویسی ہی حرکتیں کرتا ہے جو ایک رونے والا کرتا ہے۔ ایک سمجھدار انسان جب بچہ کی نقل اتارتا ہے تو وہ ویسی ہی حرکتیں کرتا ہے جیسے ایک بچہ کرتا ہے۔ اسی طرح ان مشاعروں کے ساتھ بعض باتیں ایسی لگی ہوئی ہیں۔ کہ جب کوئی شخص ان میں حصہ لیتا ہے۔ تو وہ اسی قسم کی باتیں کرنے لگ جاتا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے۔ کہ اس کا مذہب کیا ہے۔ وہ بھول جاتا ہے کہ اس کا طریق کیا ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ خود اپنے آپ کو بھلانا چاہتا ہے۔ اور اپنے آپ کو یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ وہ احمدی نہیں یا وہ مسلمان نہیں۔ تاکہ مذہب اسے اس قسم کی حرکات کرنے سے روکے نہیں چنانچہ پرسوں نقہ اور موشوں کی مجلس میں گرا ہوا مذاق اور بھانڈ پن کیا گیا۔ اور وہ ساری باتیں جو بھانڈ اور میراثی کرتے ہیں پیٹ بھر کے کی گئیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسا کرنے والے تو چند ہی ہوں گے۔ ساری مجلس کے متعلق تو یہ امید نہیں کی جا سکتی۔ کہ وہ سب کی سب بھانڈ بن گئی ہو۔ لیکن دوسرے لوگوں کی ذہنیت اتنی ضرور بدلی ہوئی تھی کہ انہوں نے ایسی باتیں کرنے دیں۔ خدا تعالےٰ نے صاف نسخہ بیان کیا ہوا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب کوئی مجلس وقار

انسانیت اور شرافت کے خلاف

ہو۔ تو اس میں بیٹھا نہ جائے۔ اور یہ ایسا نسخہ ہے جس میں پارٹی۔ لیڈر یا جتھے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی شخص ایسی مجلس میں بیٹھا ہے جو شرافت وقار اور اخلاق کے خلاف ہو۔ تو وہ وہاں سے چل دے۔ یہی خیال پھر دوسرے کے دل میں آئے گا۔ تو وہ بھی وہاں سے چل دے گا۔ یہی خیال تیسرے کے دل میں آئے گا۔ تو وہ بھی وہاں سے چل دے گا۔ یہی خیال چوتھے کے دل میں آئے گا۔ تو وہ بھی وہاں سے چل دے گا۔ اور اگر اس مجلس میں کثرت شریفوں کی ہوگی۔ تو

شرارت کرنے والے

ان سے معافی مانگ لیں گے۔ اور ایسی حرکات سے پرہیز کریں گے پس پرسوں پہلی غلطی امور عامہ نے کی۔ کہ جس چیز کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منع فرمایا تھا۔ نظارت ہذا نے اس کی اجازت دے دی۔ دوسری غلطی خدام الاحمدیہ نے کی۔ کہ باوجود اس حکم کے کہ ایسے مواقع پر وہ آپ ہی آپ انتظام ہاتھ میں لے لیں۔ انہوں نے انتظام ہاتھ میں نہ لیا۔ تیسری غلطی سننے والوں نے کی کہ اگر مشاعرہ میں بعض لوگوں نے بیہودہ حرکات کی تھیں تو وہ وہاں سے اٹھ کر کیوں نہ آگئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آریوں نے ایک جلسہ کیا۔ اس میں انہوں نے شرافتاً ایسی طرز اختیار کی جس سے معلوم ہو کہ ان کی نیت نیک ہے۔ اور وہ

انصاف اور امن کے ساتھ

کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ظاہر یہ کیا کہ وہ امن صلح اور آشتی کے ساتھ جلسہ کریں گے۔ تمام مذاہب اپنی اپنی خوبیاں بیان کریں گے۔ اور کسی دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی بعض احمدیوں کی معرفت اس جلسہ میں تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ درحقیقت یہ دعوت لاہور کے بعض احمدیوں کو تھی۔ اور انہوں نے آگے اس دعوت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچا دیا۔ اور آپکو اس بات پر آمادہ کیا کہ یہ نہایت اعلےٰ موقعہ ہے۔ اگر اس جلسہ میں آپ کی تقریر ہو جائے۔ تو جس طرح جلسہ مذاہب میں ہماری کامیابی ہوئی تھی۔ اسی طرح اس جلسہ میں بھی ہماری کامیابی ہوگی۔ اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے تو انکار کیا اور فرمایا کہ ہم ان لوگوں کی فطرت سے واقف ہیں۔ ہمارا پرانا تجربہ ہے کہ وہ ضرور شرارت کریں گے لیکن انہوں نے کہا نہیں یہ لوگ بہت پچھتا رہے ہیں۔ اور اب کا طریق انہوں نے پسند کیا ہے کہ صرف اپنی اپنی خوبیاں بیان کی جائیں۔ اور کسی دوسرے مذہب پر حملہ نہ کیا جائے۔ آخر آپ نے تقریر تیار کی۔ پھر سوال پیدا ہوا۔ کہ یہ تقریر کون پڑھے۔ مولوی عبد الکریم صاحب فوت ہو چکے تھے۔ ان کی پڑھنے کی نرالی شان تھی۔ آپ نے دوستوں کو بلا کر مشورہ کیا۔ کہ جلسہ میں تقریر کون پڑھے۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے کہا میں پڑھوں گا۔ آپ نے کہا اچھا تقریر پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے شروع کے ہی چند فقرے اتنے زور سے کہے کہ ان کا گلا بیٹھ گیا۔ اور پھٹی ہوئی نے کی طرح آواز نکلنے لگی۔ آپ نے فرمایا آپ تقریر نہیں پڑھ سکتے۔ اسی طرح ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے پڑھا۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول نے پڑھا (پڑھنے کی ترتیب مجھے یاد نہیں) اگرچہ میں مجلس میں موجود تھا۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں میں سے کس کو مقرر کیا۔ غالباً حضرت خلیفۃ المسیح اول کو تقریر پڑھنے کا حکم ملا۔ اور اگر وہ نباہ نہ سکیں تو

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

کو ان کی جگہ پڑھنے کا حکم ملا یا اس کے الٹ تھا۔ یہ مجھے یاد نہیں۔ احمدی لوگ بڑے شوق سے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے بڑے اصرار کے ساتھ اس جلسہ میں جانے کی اجازت لی۔ اور چونکہ یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جلسہ شرافت، انسانیت اور صلح پسندی سے ہوگا۔ اس لئے ہم میں سے ہر ایک جانتا تھا کہ فتح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی ہوگی۔ اور آپ کی تقریر ہی جیتے گی۔ کیونکہ جہاں شرافت ہو اور انسانیت اور صلح پسندی سے کام لیا جائے۔ وہاں فتح ہماری ہی ہوتی ہے۔

ہم اس جلسہ میں اس طرح گئے۔ جس طرح کوئی شخص اس یقین کی وجہ سے کہ وہ جیت جائے گا پہلے ہی ہار پہن کر نکلتا ہے تقریر شروع ہوئی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ یا ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب جو تقریر پڑھ رہے تھے۔ ان کا گلہ شروع میں ہی بیٹھ گیا۔ اور دوسرے نے تقریر پڑھنا شروع کی۔ ایک تو اس رنگ میں خرابی پیدا ہوگئی۔ دوسرے انہوں نے لوگ اس طرح پر بٹھائے ہوئے تھے۔ کہ اس مجلس کا جو نتیجہ نکلے۔ وہ

دوسرے مذہب والوں کے خلاف

ہو۔ اور آریوں کے موافق ہو۔ جگہ بھی انہی کی تھی۔ ایک مندر تھا جس میں یہ جلسہ ہو رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر کے بعد ایک آریہ کی تقریر شروع ہوئی۔ یہ تقریر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر کے ساتھ ہی رکھی تھی۔ وہ جانتے تھے کہ آپ کی تقریر کی وجہ سے مسلمان جلسہ میں زیادہ تعداد میں آ پہنچے ہیں اس تقریر میں اسلام کے خلاف

نہائت بیہودہ اعتراضات

کئے گئے۔ جو چشمہ معرفت میں چھپ چکے ہیں۔ جس وقت انہوں نے گالیاں دینی شروع کیں۔ میری عمر چھوٹی تھی۔ مجھے خیال آیا۔ کہ اس مجلس میں بیٹھنا نہیں چاہیئے۔ چنانچہ میں اٹھ کھڑا ہوا اکبر خان صاحب نجیب آبادی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اب فوت ہو چکے ہیں۔ بعد میں وہ پیغامی ہو گئے تھے۔ جب میں اٹھنے لگا۔ تو وہ کہنے لگے کیوں کہاں چلے ہو۔ وہ

نہائت جوشیلی طبیعت

کے مالک تھے۔ میں سمجھتا تھا کہ ان کی رائے اس معاملہ میں زیادہ صحیح ہوگی۔ انہوں نے کہا تم کیوں چلے ہو۔ میں نے کہا یہ لوگ بدکلامی کر رہے ہیں۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ یہاں بیٹھ کر ایسی بیہودہ باتیں سنوں۔ انہوں نے کہا آپ جائیں نہیں اس کا برا اثر ہوگا۔ یہ لوگ کہیں گے کہ یہ لوگ کم حوصلہ ہیں۔ ہم لوگوں نے ان کی باتیں سنی ہیں۔ لیکن یہ ہماری باتیں نہیں سن سکتے پھر حضرت مولوی صاحب رضؓ (جو ابھی خلیفہ نہیں ہوئے تھے) بھی بیٹھے ہیں۔ اگر کوئی ایسی بات ہوتی۔ تو وہ کیوں نہ اٹھتے۔ مجھے شیطان نے ورغلایا۔ اور میں پھر بیٹھ گیا۔ حالانکہ یہ ایسی بات نہیں تھی۔ کہ میں اس میں مولوی صاحب رضؓ کی نقل کرتا۔ قرآن کریم کہتا ہے تم ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے آؤ جس میں بے ہودہ باتیں ہو رہی ہوں۔ اگر میں اس مجلس سے اٹھ کر چلا آتا۔ تو یہ میری زندگی کا

نہائت قیمتی واقعہ

ہوتا لیکن چونکہ مجھے اکبر خان صاحب نجیب آبادی پر حسن ظن تھا کہ وہ ان معاملات میں غیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ میں دھوکہ میں آ گیا۔ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے سمجھا۔ کہ شائد آپ نے اٹھنا پسند نہ کیا ہو اس لئے میں بھی بیٹھا رہا۔ جب ہم واپس آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی تقریر کا حال معلوم ہوا تو آپ بہت خفا ہوئے۔ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وقت دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آپ کس قدر خفا ہوئے۔ اور کس طرح آپ نے جوش میں آ کر تقریر کی کہ جلسہ میں اتنے احمدی بیٹھے تھے۔ کیا ان میں سے ایک بھی غیرت مند کھڑا نہ ہوا۔ جو کہتا میں اس مجلس میں نہیں بیٹھتا۔

اسلام کے متعلق بیہودہ باتیں

کی گئیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو متواتر گالیاں دی گئیں۔ مگر تم سب وہاں بیٹھے رہے۔ لوگوں نے کہا حضور اس خیال سے کہ ان پر برا اثر نہ پڑے۔ ہم وہاں بیٹھے رہے۔ آپ نے فرمایا اسی کا نام بے غیرتی ہے۔ میں نے اس وقت سمجھا کہ یہ موقعہ میرے لئے کتنا قیمتی تھا۔ اور کتنی خوبی کی بات ہوتی کہ میں اس مجلس سے اٹھ کر چلا آتا۔ اگر میں اس مجلس سے اٹھ کر آ جاتا۔ تو آج میری کتنی عزت ہوتی۔ لیکن میں نے اپنے ایک دوست پر حسن ظنی کر کے اور اپنے استاد کو وہاں بیٹھا ہوا دیکھ کر یہ سمجھ لیا۔ کہ شائد انہوں نے مجلس سے اٹھنا پسند نہ کیا ہو۔ اور اس طرح یہ قیمتی موقعہ ضائع کر دیا۔ خیر مولوی محمد احسن صاحب اس جلسہ میں نہیں گئے تھے۔ ان کی یہ عادت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقریر فرماتے تھے تو وہ بیچ درمیان میں بولتے جاتے تھے۔ لیکن یہ عادت بھی بعض دفعہ خوبی بن جاتی ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقریر کرتے ہوئے ذرا رکے تو مولوی صاحب نے کہا حضور ذہول ہوگیا ذہول ہوگیا۔ پھر جب رکے تو کہا الانسان مرکب من الخطاء والنسیان۔ حضور غلطی ہوئی۔ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غصہ کم ہو گیا۔ لیکن یہ

بڑی سخت غلطی

تھی۔ اور آپ پیسر تین دن کے قریب ناراض رہے۔ لیکن وہ تو غیروں کی مجلس تھی۔ اگر ہم وہاں سے اٹھ کر آ جاتے۔ تو لوگ کہتے ان کے اندر حوصلہ کم ہے۔ یہ کم ہمت لوگ ہیں۔ ہم نے ان کے خیالات سنے ہیں۔ لیکن انہوں نے ہماری تقریر نہیں سنی۔ چاہے ہماری تقریر میں ان کے خلاف کچھ نہیں کہا گیا تھا۔ اور ان کی تقریر میں اسلام کے خلاف بیہودہ گوئی کی گئی تھی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دی گئی تھیں۔ لیکن پھر بھی دشمن کو اعتراض کرنے کا موقعہ مل جاتا تھا۔ لیکن اگر تم اس مشاعرہ سے اٹھ کر چلے جاتے تو کیا لوگ یہ کہتے کہ تمہارے اندر حوصلہ نہیں تم غیروں کی تقریر سننے کی برداشت نہیں کر سکتے۔ تم اگر اس مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے۔ تو ہر ایک شخص یہ کہتا۔ کہ یہ کتنا شریف آدمی ہے۔ کہ یہ مجلس اس خوشی میں تھی۔ کہ خدا تعالیٰ کی

ایک عظیم الشان پیشگوئی

پوری ہوئی۔ یہ مجلس اس لئے منعقد کی گئی تھی۔ کہ خدا تعالےٰ ظاہر ہوا۔ لیکن جس طرح تم نے سمجھا۔ اگر واقعہ میں اس دن خدا تعالےٰ ظاہر ہوتا۔ تو کیا ایک بادشاہ کو بھی خدا تعالےٰ کے سامنے ڈوم بننے کی جرأت ہو سکتی تھی۔ تمہاری تو کوئی حیثیت ہی نہیں۔ اگر کوئی ساری دنیا کا بھی بادشاہ ہوتا۔ تو اسے خدا تعالےٰ کے سامنے ڈوم بننے کی جرأت نہ ہو سکتی۔ بلکہ اس کا پاخانہ اور پیشاب خطا ہو جاتا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ

محض ایک دھوکہ بازی

تھی۔ کہ چونکہ خدا تعالےٰ کی ایک عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ اور خدا تعالےٰ ہمیں نظر آیا ہے۔ اس لئے ہم یہ خوشی منا رہے ہیں۔ اگر تمہیں خدا تعالیٰ نظر آ جاتا۔ تو تم پر خشیت طاری ہو جاتی۔ لیکن تم تو ناچ اور گانے میں لگ گئے۔ اور غیر ثقہ لوگوں والی حرکتیں کرنے لگے۔ اس مجلس کا فائدہ کیا ہوا۔ اگر تم ایسے دس جلسے بھی روزانہ کرو۔ تو یہ امر میرے لئے خوشی کا موجب نہیں ہوگا۔ میرے لئے

یہ جلسے عزت کا باعث نہیں

ہوں گے۔ بلکہ جتنے جلسے کرو گے۔ میری بدنامی ہوگی۔ میرے لئے یہ جلسے ایک داغ ہوں گے۔ اور تم جتنی میری تعریف کرو گے۔ میری گردن نیچے ہوگی۔ فرض کرو ایک بدکار۔ فاحشہ۔ فاسقہ اور کنچنی کسی شریف گھر کی عورت کو کہتی ہے۔ کہ تم بڑی شریف ہو۔ تو کیا یہ بات اس کے لئے عزت کا موجب ہوگی؟ سارے لوگ یہی کہیں گے۔ کہ یہ بھی بدکار عورت ہے۔ اسی لئے تو ایک بدکار اور فاسقہ و فاجرہ عورت اس کی تعریف کرتی ہے۔ پس تمہارا جلسہ میرے لئے عزت کا موجب نہیں تھا۔ بلکہ تمہارا احتفال اور تمہارا اجتماع میرے لئے تحقیر کا موجب تھا۔ خدا تعالےٰ تم پر خوش نہیں ہو سکتا۔ وہ عرش پر بیٹھا ہوا کیا کہتا ہوگا۔ کہ میں نے ان کے لئے کتنا بڑا نشان دکھایا ہے۔ میں نے ایسے زمانہ میں پیشگوئی کی۔ کہ جب کوئی شخص امید نہیں کر سکتا تھا۔ کہ بچہ پیدا ہوگا۔ میں نے وہ بچہ پیدا کیا۔ اسے زندہ رکھا۔ اسے

جماعت کا لیڈر

بنایا۔ اور پھر اس سے کام لیا۔ لیکن ان لوگوں نے بجائے خوش ہونے کے تمسخر کیا۔ اور میراثیوں اور ڈوموں والی حرکات کیں۔ خدا تعالےٰ عرش پر بیٹھا ہوا کتنا افسوس کرتا ہوگا۔ کہ تم نے اس کے نشان کی قدر نہ کی۔ اس مجلس میں باپ بھی بیٹھے ہوں گے۔ لیکن انہوں نے اپنے بچوں کو ان حرکات سے منع نہ کیا۔ اس مجلس میں بھائی بھی بیٹھے ہوں گے۔ لیکن تعجب ہے۔ کسی کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ اس کا بھائی ڈوموں اور میراثیوں والی حرکات کر رہا ہے۔ میں اسے منع کروں۔ کسی افسر کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ وہ اس قسم کی حرکات کرنے والوں کو روکے۔ صرف

جلسہ کی کامیابی

ان کے ذہن میں تھی۔ خواہ شرافت کا جنازہ نکل جائے۔ پس میرے لئے یہ نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ بعض لوگوں نے اس قسم کی بری حرکت کی۔ پھر مجھے افسوس ہے کہ اکثریت نے یہ نظارہ دیکھا۔ لیکن اسے برا نہ منایا۔ تم اس چیز کو وسعت حوصلہ سمجھتے تھے۔ لیکن تھی وہ بے غیرتی۔ میں نیتوں پر حملہ نہیں کرتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ میلہ ہے بچے خوش ہو لیں۔ لیکن انہوں نے یہ خیال نہ کیا۔ کہ پیشگوئی پورا ہونے کا دن میلہ نہیں کہلا سکتا۔ انہوں نے کسی اپنے بزرگ کی ولادت پر کیوں نہ خوشی منائی۔ کیا ان کے

تمسخر اڑانے کے لئے

خدا تعالےٰ کی ہی پیشگوئی رہ گئی تھی۔ اگر تمسخر ہی اڑانا تھا۔ تو سکرٹری کہہ دیتا۔ اس دن میرا دادا پیدا ہوا تھا۔ اس لئے آج ہم جگت بازیاں کریں گے۔ اگر وہ ایسا کرتے۔ تو ان پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ خدا تعالےٰ کی پیشگوئی کے ساتھ ایسا کیوں کیا گیا۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ انسان کمزور ہے۔ اور بعض لوگ ثقہ نہیں ہوتے۔ لیکن ان باتوں کو ایسی جگہ منسوب کیوں کیا جائے۔ جو ان کے مناسب حال نہ ہوں۔ باوجود اس بات کے کہ میں جانتا ہوں۔ کہ بعض احمدی ایسے جلسوں پر جاتے ہیں۔ میں اسے برا نہیں مناتا۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ جہاں کی مٹی تھی وہیں لگ رہی ہے۔ لیکن اگر وہی بات ہماری مسجد اور

ہمارے جلسہ میں

کی جائے۔ تو یہ بات ہمیں بری لگے گی۔ کیونکہ پہلے تو ہم خیال کرتے تھے۔ کہ یہ لوگ کمزور ہیں ہم انہیں سمجھائیں گے۔ اور ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ اس لئے ان کی کمزوری ہم برداشت کر لیتے تھے۔ لیکن دوسری صورت میں ہم یہ سمجھیں گے۔ کہ یہ لوگ اتنے بے باک ہو گئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ پر بھی حملہ کرنے لگ گئے ہیں۔ اور دونوں باتوں میں بڑا بھاری فرق ہے۔ اگر ہم سمجھتے ہیں۔ کہ فلاں کمزور ہے۔ تو ہم کہیں گے۔ خدا تعالےٰ اس پر فضل کرے۔ رحم کرے۔ لیکن دوسری صورت میں ہم کہیں گے۔ خدا تعالےٰ اس کا بیڑا غرق کرے۔ اور اسے تباہ کر دے۔ ایک صورت میں وہ ہمیں کمزور نظر آتے تھے۔ اس لئے ہمیں ان سے ہمدردی تھی۔ لیکن دوسری صورت میں وہ طاقتور ہو کر

خدا تعالےٰ پر حملہ

کر رہے ہیں۔ اس لئے سیدھی بات ہے۔ کہ ہم کیوں کہیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ تمہاری مدد کرے۔ بہرحال

پرسوں بڑی سخت غلطی ہوئی ہے۔ اور وہ سب لوگ جو اس مجلس میں شامل ہوئے۔ مجرم ہیں۔ خواہ انہوں نے دانستہ طور پر یہ جرم نہ کیا ہو۔ کیونکہ جرم کے لئے یہ شرط نہیں ہوتی۔ کہ آیا جرم کرنے والا جانتا تھا۔ کہ یہ جرم ہے یا نہیں۔ جرم خواہ دانستہ کیا جائے۔ یا غیر دانستہ۔ وہ جرم ہے۔ چاہے اس کی سزا ملے یا نہ ملے۔ اگر سڑک کی غلط جانب پر کوئی شخص جا رہا ہو۔ تو چاہے وہ قانون سے واقف ہو۔ یا نہ۔ پولیس اسے روک دے گی۔ ہاں اگر مجسٹریٹ یہ سمجھتا ہو۔ کہ وہ باہر سے آیا ہے۔ اس لئے ملکی قانون سے واقف نہیں۔ تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔ یا برائے نام سزا دے دیگا۔ مثلاً وہ ایک گھنٹہ عدالت میں بیٹھا رہے۔ یا چار آنہ جرمانہ ادا کرے۔ لیکن مجرم بہر حال مجرم ہے۔ پس جن لوگوں کو پتہ تھا۔ کہ اس قسم کی حرکات کرنا جرم ہے۔ وہ تو مجرم ہیں ہی۔ لیکن جنہیں پتہ نہیں تھا۔ وہ بھی مجرم ہیں۔ ہاں وہ اس ملامت۔ سزا اور گرفت کے مستحق نہیں۔ جس ملامت سزا اور گرفت کے دوسرے لوگ مستحق ہیں۔ ہماری اس قسم کی مجالس تمسخر کے لئے نہیں ہونی چاہئیں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ تمسخر اور مذاق کرنا جائز نہیں۔ اپنے موقعہ پر

تمسخر اور مذاق

کرنا جائز ہے۔ ہم بھی تمسخر اور مذاق کرتے ہیں لیکن اپنے بچوں سے کرتے ہیں۔ بیویوں سے کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ سے نہیں کرتے۔ تم بھی تمسخر کرو۔ مذاق کرو۔ لیکن خدا تعالےٰ سے تمسخر اور مذاق نہ کرو۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ تم ہمیشہ روتے رہو۔ تم ہنسو بھی کھیلو بھی۔ لیکن وقار کو ہمیشہ سامنے رکھو۔ پیشگوئی میں جس قسم کے الفاظ ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر اس دن ہاکی کھیلی جائے۔ فٹ بال کے میچ کھیلے جائیں۔ تو جائز ہونگے لیکن خوشی منانے اور ہتک کرنے میں بھاری فرق ہے۔ ہندوؤں میں دیوالی میں رنگ پھینکنا خوشی کی بات ہے۔ چاہے وہ حماقت ہو۔ باپ بیٹے پر رنگ پھینکتا ہے۔ اور بیٹا باپ پر رنگ پھینکتا ہے۔ لیکن اسے کوئی برا نہیں مناتا۔ اگر اس روز کوئی کسی پر رنگ پھینکے تو سارے لوگ یہی کہیں گے۔ فلاں نے خوشی منائی ہے۔ لیکن اگر کوئی دوسرے پر پیشاب پھینک دے۔ تو چونکہ اس کا ہندوؤں میں رواج نہیں اور نہ ان کے مذہب میں یہ بات داخل ہے۔ اس لئے وہ اسے برا منائیں گے۔ اور اسے خوشی نہیں کہیں گے۔ اسلام اس بات کا قائل نہیں۔ کہ مومن ہمیشہ روتا رہے۔ ہنسی اور مذاق [illegible] جائز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مذاق کرتے تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مذاق کر لیتے تھے۔ ہم بھی مذاق کر لیتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ ہم مذاق نہیں کرتے۔ ہم سو دفعہ مذاق کرتے ہیں۔ لیکن اپنے بچوں سے کرتے ہیں۔ اپنی بیویوں سے کرتے ہیں۔ لیکن اس طرح نہیں۔ کہ اس میں کسی کی

تحقیر کا رنگ

ہو۔ اگر منہ سے ایسا کلمہ نکل جائے۔ جس میں تحقیر کا رنگ پایا جاتا ہو۔ تو ہم استغفار کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ ہم سے غلطی ہوئی۔ پس پرسوں جو کچھ ہوا۔ میں اسے اس لحاظ سے برا نہیں مناتا۔ کہ ہنسنا کھیلنا جائز نہیں۔ تم بے شک ہنسو اور کھیلو لیکن بازی بازی باریش بابا ہم بازی۔ کھیل کھیل ہے۔ تو ٹھیک ہے لیکن اگر باپ کی ڈاڑھی سے بھی کھیلا جائے۔ تو یہ جائز نہیں۔ خدا تعالےٰ کا مقام خدا تعالےٰ کو دو۔ فٹ بال کا مقام فٹ بال کو دو۔ مشاعرے کا مقام مشاعرے کو دو۔ اور پیشگوئیوں کا مقام پیشگوئیوں کو دو۔ اگر تمہیں کھیل اور تمسخر کا شوق ہو۔ تو لاہور جاؤ۔ اور مشاعروں میں جا کر شامل ہو جاؤ۔ اگر تم لاہور جا کر ایسا کرو گے۔ تو لوگ کہیں گے۔ لاہور والوں نے ایسا کیا۔ یہ نہیں کہیں گے۔ کہ احمدیوں نے ایسا کیا۔ لیکن یہاں اس کا دسواں حصہ بھی کرو گے۔ تو لوگ کہیں گے۔ احمدیوں نے ایسا کیا ہے۔ پس میں تمہیں ہنسی سے نہیں روکتا۔ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ ہنسی میں اس حد تک نہ بڑھو۔ جس میں جماعت کی بدنامی ہو۔

ولادت

(۱) چودھری ناصر الدین صاحب بہلولپوری ایم۔ اے سنڈیکیٹ ربوہ کو خدا تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے ۱۶ر فروری بروز ہفتہ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سب دوستوں اور بزرگوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ نومولود کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اسے لمبی عمر اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ جمید الدین اختر ۱۰ اسی ماڈل ٹاؤن لاہور۔

(۲) برادرم چودھری محمد رفیق صاحب سکنہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کو اللہ تبارک وتعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محمد رشید نام تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرماوے۔ اور خادم دین بنائے۔ محمد اکرم فیض ربوہ۔

درخواست دعا

احباب دعا فرماتے رہا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے گناہ معاف کرے۔ اور میرا انجام بالخیر ہو۔ بیں "تکالیف ہ، مدت [illegible]" نجات کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ فتح محمد نشر [illegible] از کراچی۔

مشرقی افریقہ میں پاکستان کی ثقافت وسیاست کا چراغ احمدیوں کے دم سے روشن ہے

مکتوب مشرقی افریقہ

(منقول از روزنامہ احسان لاہور مورخہ ۸ر مارچ ۵۲ء)

یوں تو سارے مشرقی افریقہ ہی میں مجھے اس احساس کی شدت سے ڈسا ہے۔ کہ پاکستان کو ان ممالک میں اپنی اشاعتی سرگرمیاں تیز تر کر دینی چاہئیں۔ اور ہندوستانی سفارت خانوں نے پاکستان کو ایک متعصب اور فرقہ پرست ملک قرار دینے کے جو زہریلے انجکشن لگائے ہیں۔ ان کا فوری سدباب ضروری ہے۔ لیکن خاص کر مشرقی افریقہ کا دورہ کرنے کے بعد تو میں نے شدت سے یہ محسوس کیا ہے۔ کہ عوام بے تابی کے ساتھ پاکستانی سفیر کے لئے چشم براہ ہیں۔ کہ وہ آئے اور وہ اس کی سیاسی وروحانی بصیرت وفراست سے استفادہ کریں۔

تین حصے:۔ مشرقی افریقہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ (۱) کینیا جو در اصل انگریزوں ہی کی نو آبادی متصور ہوتی ہے۔ اور جس پر بالواسطہ اور بلاواسطہ انگریزوں ہی کی حکومت ہے۔

(۲) یوگنڈا جو مقامی باشندوں کے چیفس اور عوامی معاہدات قدیم کی رو سے برطانی حکومت ہی کی نگرانی میں ہے۔

(۳) ٹانگانیکا۔ جس کی نگرانی یو۔ این۔ او ٹرسٹی شپ کونسل کی طرف سے انگریزوں کو ملی ہوئی ہے۔ اور جس کے لئے امور نظم ونسق کے سلسلہ میں انگریز ہی کونسل کے سامنے جوابدہ ہیں۔

زرعی ملک:۔ مشرقی افریقہ ایک زرعی ملک ہے۔ اور تعلیم میں بہت پیچھے ہے۔ آپ کو سارے ملک میں بمشکل تین درجن کے قریب گریجوایٹ مل سکیں گے لیکن اب کچھ سالوں سے میٹرک کی تعلیم عام ہو رہی ہے۔

زبردست مہم:۔ عیسائیوں نے تبلیغ کی ایک باقاعدہ مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کا اندازہ اسی ایک بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ اکیلے ٹانگانیکا ہی میں ان کی چالیس کے لگ بھگ ایجنسیں ہیں۔ جن کے چار ہزار مشنری کام کر رہے ہیں۔ اور جن کے عزائم کی انتہا ۵۰ لاکھ افریقیوں کو مشرف بہ عیسائیت کرنا ہے۔ عیسائیوں کے بعد مسلمانوں کی طرف سے پاکستان کے احمدی مشنریوں نے یہاں آ کر تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا۔ اور تحریری وتقریری طور پر عیسائی مشنریوں کا مقابلہ کیا۔ اور بعض مقامات پر عیسائی مشنریوں سے بالمشافہ مباحثے بھی ہوئے۔ جو بہت کامیاب رہے۔ اب انہوں نے بھی یہاں اسی طرح دینی درسگاہیں اور مدارس کھولنے شروع کر دیے ہیں۔

آریہ بھی آ گئے:۔ احمدیوں کی دیکھا دیکھی کچھ آریہ مت کے پرچارک بھی آ گئے۔ لیکن ناکام رہے۔ اور ملکانہ کی شدھی ایسا ڈھونگ نہ رچا سکے۔ اور ان کا مت افریقیوں کے نزدیک غیر فطری ثابت ہوا۔

ایک لطیفہ:۔ لگے ہاتھوں اسی سلسلہ میں ایک لطیفہ بھی سن لیجئے۔ مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ اول اول ان میں سے ایک پرچارک نے ایک غریب افریقی کو شدھی بھی کر لیا۔ لیکن ایک دن جو وہ بہت خوش ہو کر اس کے گھر آیا۔ تو یہ دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔ کہ وہ نو شدھی بیٹھا گائے کی ران روسٹ کر رہا ہے۔ پرچارک نے دیکھتے ہی "رام رام" پڑھنا شروع کر دیا۔ اور کہا۔ "تم یہ کیا کر رہے ہو؟" افریقی نے جواب دیا۔ "گوشت پکا رہا ہوں۔" آریہ مشنری بولا۔ یہ تو ہندو مت میں ممنوع ہے۔ اس پر افریقی نو شدھی ہنس کر بولا۔ "تو وہ دین پھر کیسا ہے۔ جس میں گوشت کھانا بھی جائز نہیں ہے۔"

مقامی باشندے زیادہ تر عرب تمدن سے متاثر ہیں۔ بیرونی مسلمان باشندے جو زیادہ تر تاجر ہیں۔ ہندوستان کے علاقوں۔ گجرات۔ کاٹھیاواڑ کے رہنے والے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے بعض مفادات ہندو انڈینوں سے مشترک ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کی عام سیاسی سرگرمیاں ہندو باشندوں سے قطعی مختلف ہیں۔ یہاں تک کہ ان انڈین باشندوں میں جب پچھلے دنوں کونسل کے انتخابات کے سلسلے میں جداگانہ مسلم انتخابات کی رو اٹھی۔ تو انہوں نے آخری دم تک ہندوؤں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

جداگانہ انتخاب۔ میرے نزدیک جداگانہ انتخاب کی رو چند ہنگامی واقعات سے متاثر ہو کر شروع کی گئی تھی۔ اور سنٹرل مسلم ایسوسی ایشن کے سکرٹری مسٹر السہ دتا قریشی اور ڈاکٹر محمد علی رانا نے اسے منوا بھی لیا۔ لیکن اس کے دوررس فوائد بہت کم ہیں۔ اس فیصلہ سے پہلے کونسل میں انڈین کے لئے کل ۵ نشستیں تھیں۔ جن میں سے دو مسلمان لئے جاتے تھے۔ اور ۳ ہندو۔ لیکن ایک دو دفعہ ایسا بھی ہوا۔ کہ مسلمان تینوں ہی لئے گئے۔ اور ہندوؤں کو صرف دو ملیں۔ لیکن دوسری طرف مسلم ایسوسی ایشن کا کہنا یہ تھا۔ کہ یہ سب کے سب ایسٹ افریقن انڈین نیشنل کانگرس ہی کے رکن ہوتے تھے۔ اور طبعاً ہندو نواز ہوتے تھے۔ چنانچہ ایسوسی ایشن نے آمار شماری کے وقت انگریزوں کا ساتھ دیا۔ اور ہندوؤں نے مقامی افریقیوں کا۔ انگریزوں نے دوہرا کھیل کھیلا مسلمانوں کے لئے دو نشستیں بھی مخصوص کر دیں۔ لیکن ہندوؤں کی ایک سیٹ بھی بڑھا دی۔ اور اس طرح ایک طرف اپنا پانسہ برابر رکھا۔ اور دوسری طرف

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعتہائے انڈونیشیاء کی تیسری کامیاب سالانہ کانفرنس

جماعتہائے انڈونیشیاء کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان پرور پیغام ۔ مبلغین کی تقاریر

مرتبہ مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ جزیرہ بالی (انڈونیشیاء)

(۴)

کنونیشن ۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۵۱ء

انجمن کے سامنے کھلے صحن میں جو بیلی سڑک کے کنارے تک ایک وسیع پنڈال کانفرنس کے اجلاس کے لئے تیار کیا گیا ہوا تھا۔ جلسہ گاہ کے باہر بڑے بڑے حروف میں جلسہ کی تاریخیں اور کنونیشن جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کے الفاظ آویزاں کئے ہوئے تھے۔ صحن میں داخل ہونے کے دونوں دروازوں پر انڈونیشین زبان میں Slamat datang یعنی خوش آمدید اور "اھلاً و سہلاً و مرحباً" کے کلمات بڑے بڑے حروف میں لکھے ہوئے تھے۔ اسی طرح دو بڑی جو بیلی سڑکوں پر کپڑوں پر بڑے بڑے حروف میں جماعت کا نام اور جلسے کی تاریخیں لکھ کر آویزاں کئے ہوئے تھے۔

کارروائی کانفرنس

پہلا اجلاس:۔ ۲۷ دسمبر بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے جناب سوکری برہادی صاحب پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیاء کی زیر صدارت جلسہ گاہ میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد امیر المبلغین جناب سید شاہ محمد صاحب نے تمام احباب سمیت لمبی دعا کی اور اس کے بعد شاہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو کہ حضور نے خاص طور پر اس جلسہ کیلئے ارسال فرمایا تھا۔ حضور کے اس پیغام کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کر کے اس کی دو ہزار کاپیاں طبع کرائی گئی تھیں۔ پیغام پڑھے جانے کے وقت کئی ایک احباب جماعت کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

انڈونیشیا کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ جبکہ انڈونیشیاء کی جماعتوں کے نام ہمارے پیارے امام کی طرف سے ایک پیغام ملا۔ یہ پیغام قبل ازیں الفضل ہی میں شائع ہو کر احباب جماعت تک پہنچ چکا ہے۔

امیر مبلغین کی تقریر

حضور انور کے پیغام سنائے جانے کے بعد

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے جناب امیر مبلغین صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے کہا حضرت اقدس کے اس پُر معنی پیغام کے بعد میں اپنی طرف سے کوئی بات بطور نصیحت کہنا غیر ضروری خیال کرتا ہوں۔ صرف اسی قدر کہتا ہوں کہ ہم سب کو انتہائی کوشش محنت اور اخلاص سے حضور کے اس پیغام پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد آپ نے سورۃ نور سے آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم خلافت کے ساتھ اخلاص سے تعلق رکھتے ہوئے مرکز کی ہر آواز پر لبیک کہیں گے تو باوجود مشکلات کے کامیابی ہمارے قدم چومیگی۔

آپ نے ۱۹۱۴ء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کا ایک معتدبہ حصہ کٹ کر علیحدہ ہو گیا تھا۔ خزانہ خالی تھا جماعت کے ذی اثر لوگ خلافت سے منکر ہو گئے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی عمر اس وقت صرف پچیس سال کی تھی۔ خلافت کے منکر تمسخرانہ رنگ میں کہتے تھے کہ جماعت کی باگ ڈور ایک نوجوان کے ہاتھ میں آگئی ہے وغیرہ وغیرہ غرض جماعت کی حیثیت اس وقت سخت نازک تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا کس قدر فضل نازل کیا کہ انڈونیشیاء میں قبولیت احمدیت کی توفیق احباب کو اسی خلافت کے زمانہ میں نصیب ہوئی پس خلافت سے وابستگی اور اطاعت میں ہماری ساری کامیابی مضمر ہے

اس کے بعد آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کے ہر مختلف حق کار نوجوانوں کو ربوہ میں حصولِ تعلیم کے لئے بھیجنے اور تبلیغی میدان میں زیادہ کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد آپ نے گذشتہ سال کے کام کے متعلق مختصر خاکہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ تقریباً آٹھ نئی جماعتیں سالِ رواں کے اندر ہوئی ہیں۔ اس موقعہ پر آپ نے گذشتہ سال کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۰ء میں دسمبر کے اسی عشرہ کے اندر جبکہ ہم بانڈونگ میں کانفرنس کیلئے جمع ہوئے تھے تو عین اسی وقت سنگاپور میں مولوی عبدالعلیم میرٹھی اپنے ہمنواؤں کے ساتھ احمدیت کے خلاف اور احمدیت کو مٹانے کے لئے (نعوذ باللہ) منصوبے کر رہے تھے احمدیت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے آج ہمارے اللہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بڑھ کر احمدیت کی روح کام کر رہی ہے اور آج ہم سب کا دور دراز سے مختلف جزائر سے یہاں باڈانگ کے شہر میں جمع ہونا اس کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ لیکن مولوی عبدالعلیم اور ان کے ساتھیوں کو خدا تعالیٰ نے ان کے ناپاک ارادوں میں ناکام اور نامراد کیا۔

اس موقعہ پر آپ نے بعض واقعات سنائے کہ کس طرح مولوی عبدالعلیم کو سال رواں کے اندر سنگاپور اور دیگر ممالک میں رسوائی اور ذلت اٹھانی پڑی۔ آخر پر آپ نے احباب کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ کہ احباب دعا کریں تا کہ حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی ہم سب کو توفیق دے۔ آمین

مولوی عبدالواحد صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری مبلغ بانڈونگ نے کرسی پر بیٹھے ہوئے تقریر فرمائی۔ دوران اجلاس کانفرنس آپ بوجہ درد نقرس بیٹھے ہوئے ہی تقریریں کرتے رہے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کے اس حصہ پر زور دیا جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ چاہیئے اگلے سال ہماری جماعت کی تعداد دس ہزار سے بیس ہزار اور پھر بیس سے چالیس اور چالیس سے اسی ہزار ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین کا یہ فرمانا کہ اگر جماعت کوشش کرتی تو اس کی تعداد اس وقت بہت زیادہ ہوتی۔ درحقیقت ہمارے لئے یہ ایک بہت بڑی تنبیہہ ہے۔ ہماری خوش قسمتی حضور کے منشاء اور خواہش کو پورا کرنے میں ہی ہے پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی طرف سے پورا زور اور پوری طاقت حضور کے منشاء کو پورا کرنے پر صرف کر دیں۔ اور اب ہم ایک نئی روح اور نئے جوش کے ساتھ تبلیغ سلسلہ میں منہمک ہو جائیں۔ اس کے علاوہ آپ نے حضور کے پیغام کے اس حصہ کی طرف توجہ دلائی جس میں حضور نے امام کی دعاؤں میں شامل ہونے کے متعلق فرمایا ہے اس کے بعد جناب ملک عزیز احمد صاحب مبلغ تاسکملایا نے سورۃ حج کے آخری رکوع کی آیات یاایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون کی تشریح کرتے ہوئے احباب کو خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے اور اطاعت کرنے کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا کہ دنیاوی لیڈر بھی کامیابی کے راستے بناتے ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ راستے درست ہوں۔ ہمارا رنگ دنیاوی جماعتوں سے علیحدہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات جو علیم خبیر ہے وہ یقیناً ہماری ایسے راستے کی راہنمائی کرے گی جو یقینی اور قطعی ہے اور جس پر چل کر کامیابی میں کوئی شک نہیں۔ پس توکل۔ اطاعت محنت، کوشش اور نیکی کی صفات اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔

اس کے بعد خاکسار عبدالحی نے انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض ... سے استدلال کرتے ہوئے بیان کیا کہ بے شک حضرت اقدس کی طرف سے جو پیغام یعنی امانت ہمیں ملی ہے بظاہر اس کا حصول اتنا آسان نہیں لیکن خلفاء کی امانت اللہ تعالیٰ کی امانت کے ضمن میں ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی امانت کو اٹھانے کے لئے ظلوم و جہول کی صفت ضروری ہے۔ اگر ان صفات کو ہم اپنے اندر پیدا کر لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کامیابی میں کوئی شک نہیں۔

مولوی امام الدین صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب مولوی امام الدین صاحب مبلغ سماٹرا نے فرمایا کہ حضور انور کا پیغام اتنا اہم اور پر حکمت ہے کہ اس کے بعد مزید کہنے کی چنداں ضرورت نہیں احباب نے دیگر مبلغین کرام کی نصائح بھی سن لی ہیں۔ میں بھی اپنی طرف سے کوئی اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔ صرف اتنا ہی کہتا ہوں کہ حضور کے ارشاد کو پورا کرنے کے لئے تعاون اور محنت سے کام کرنا۔ تقویٰ اور ایمان کی روح کو ہمیشہ زندہ رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے اور ہماری کامیابی کا انحصار محض ہماری کوششوں پر نہیں بلکہ اس کا بہت بڑا حصہ محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر منحصر ہے اور اس کے فضل کو جذب کرنے میں دعاؤں کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ پس حضور کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے ہمیں دعاؤں پر بھی زور دینا چاہیئے۔

مقامی مبلغ مولوی محمد ایوب صاحب کی تقریر

اس کے بعد مقامی مبلغین میں سے مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ علاقہ جنوبی سماٹرا نے اپنی تقریر کو ان الفاظ میں شروع کیا کہ خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعمت ہے اور یہ کوئی دنیا کی ڈیموکراسی نہیں۔ اس وقت دنیا میں ظلمت چھائی ہوئی ہے۔ دنیاوی سرو سامان۔ جاہ و جلال اور انسانوں کی کوشش سے اس ظلمت کو دور کرنے کے لئے کوئی نور پیدا نہیں ہو سکتا بلکہ یہ نور اس خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتاری ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے "کان اللہ نزل من السماء"۔ آپ نے مزید کہا کہ ہماری ترقی اسی صورت میں مستقل ہو سکتی ہے کہ جب ہماری آنیوالی نسلیں بھی احمدیت کی روح و تعلیم سے آشناء اور واقف ہوں۔ پس ہمیں نوجوانوں کی تربیت کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ (باقی)

دعائے مغفرت

بدو ملہی ۹ مارچ مولوی خیر الدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ بدو ملہی کا نوجوان بچہ مصباح الدین چند ماہ صاحب فراش رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

وصایا: موصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر ہذا کو مطلع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۳۳۲۶ :- خورشید بیگم زوجہ ڈاکٹر عبد اللطیف قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن بلاک ۱۱ سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اسوقت ۲ تولے سنہری زیورات ہیں۔ جن کی قیمت تقریباً ۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ مبلغ ۵۰۰/- روپیہ میرا مہر ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں یہ کل ۱۵۰/- کی ادائیگی احتیاط سے ادا کرنے کی ذمہ داری لیتی ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد میری نہیں ہے۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری رقم وصیت میں سے اگر بقایا رہ جائے تب اس کی ادائیگی میرے والدین اور میرے خاوند کے ذمہ ہوگی۔ جو میرے زیور کو فروخت کرکے یا اپنی جیب سے ادا کریں گے۔ العبدہ:- خورشید بیگم موصیہ۔ گواہ شد:- ڈاکٹر ایس اے صوفی والد موصیہ گواہ شد:- حافظ مسعود احمد سرگودھا

وصیت ۱۳۳۳۲ :- کرم الدین ولد نظام الدین قوم چوہان پیشہ خادم مسجد بیعت ۱۹۳۶ء ساکن حال حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت حافظ آباد میں خادم مسجد ہوں جس کی غلہ روپے ماہوار تقریباً آمد ہے۔ کوئی معین تنخواہ نہیں ہے۔ لوگ خدمت کر دیتے ہیں بہرحال عہ تک آمد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں جو ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا اور میرے مرنے پر کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد:- موصی کرم الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- غلام احمد اتقنہ زندگی۔ گواہ شد:- سلطان احمد انسپکٹر بیت المال

وصیت ۱۳۳۲۰ :- عبد العزیز ولد مولوی مہر الدین مرحوم قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی چک ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت آمد بذریعہ زمیندارہ سالانہ مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ داخل خزانہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- عبد العزیز موصی بقلم خود۔ گواہ شد:- خورشید الرب انسپکٹر دفتر بیت المال۔ گواہ شد:- ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۲۱ :- سکینہ صادقہ زوجہ عطاء اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن حکمت پور چک ۹۱ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۱۰۰۰/- روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اڑھائی تولہ سونا بصورت زیور۔ تیرہ تولہ چاندی بصورت زیورات۔ اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اس کے علاوہ جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:- سکینہ صادقہ موصیہ بقلم خود گواہ شد:- خوشی محمد بابڑ ریگارڈ ربوہ گواہ شد:- محمد رمضان حکمت پور چک ۹۱ لائل پور

وصیت ۱۳۳۱۶ :- جنت بی بی زوجہ مولا بخش قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء چک ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۵۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- جنت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- مولا بخش خاوند موصیہ: گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۳۱۷ :- عبد الخالق ولد غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ دوکانداری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی چک ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد بذریعہ دوکانداری تقریباً مبلغ ۴۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میں جسقدر متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- عبد الخالق ایاز بقلم خود گواہ شد غلام محمد بقلم خود گواہ شد:- خورشید الرب انسپکٹر بیت المال

وصیت ۱۳۳۱۸ :- زینب بیگم زوجہ عبد العزیز صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۰ الف گوٹھ مہر محمد بوٹا ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۲۵۰/- روپیہ ہے جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیور طلائی ڈنڈیاں ایک تولہ کی قیمت ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان ۳۵۰/- روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد کی قیمت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو یہ رقم وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- زینب بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بقلم خود۔ گواہ شد:- عبد العزیز خاوند موصیہ بقلم خود۔

وصیت ۱۳۳۱۹ :- سلطان محمود ولد میاں روشن الدین قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن مجوکہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں میری ماہوار آمد اسوقت ۶۵/۸ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست ادا کرتا رہونگا۔ اور آمد میں کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہونگا نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ:- [sic] صفیہ بیگم بنت چوہدری غلام حیدر مرحوم: گواہ شد:- عبد الرحمن برادر موصیہ گواہ شد:-

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میری اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وارث ہوگی۔ العبد سلطان محمود چوہدری مجوکہ حال حلقہ کنڈیاں تحصیل شاہپور بقلم خود۔ گواہ شد محمد الدین انوری۔ بی ٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہپور صدر گواہ شد:- مرزا محمود بیگ بقلم خود

وصیت ۱۳۳۰۲ :- حسن محمد ولد چوہدری امام الدین صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۳ سال بیعت اگست ۱۹۳۵ء ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ ۳۲ ایکڑ زمین علاقہ سندھ میں واقع کوٹ احمدیاں میں ہے جسکی بازاری قیمت ۲۰۰/- روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے ۶۴۰۰/- روپیہ بنتی ہے۔ اور جائداد کوئی نہیں ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اور اس کے علاوہ اپنی سالانہ آمد کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی جائداد یا ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی اور اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- نشان انگوٹھا حسن محمد موصی گواہ شد:- بشیر محمد کوٹ احمدیاں گواہ شد:- عبد الرحمن پریذیڈنٹ جماعت

وصیت ۱۳۳۰۶ :- حسین بی بی زوجہ چوہدری شہاب الدین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی وزنی دو تولے قیمت اندازاً ۲۰۰/- روپیہ نقد یہ رقم حق مہر کی ہے۔ جو وصول کر چکی ہوں ۴۴ روپے کل میزان ۶۴۰/- روپے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اسکے بعد بھی جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ میں نے ۱/۱۰ حصہ کا مبلغ ۶۴/- روپے بذریعہ رسید ۹۷ مورخہ ۲۶/۱/۵۱ سیکرٹری صاحب مال منٹگمری کو ادا کر دیا ہے۔ الامۃ:- حسین بی بی زوجہ شہاب الدین معرفت چوہدری نذیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منٹگمری گواہ شد:- میاں عبد الحق ناصر منٹگمری گواہ شد:- شہاب الدین خاوند موصیہ

وصیت ۱۳۳۱۵ :- صفیہ بیگم زوجہ قاضی خورشید الرب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی چک ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ اور زیورات ۳۴۰/- کل ۸۴۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا ترکہ ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- صفیہ بیگم نشان انگوٹھا گواہ شد:- رشید الرب انسپکٹر بیت المال خاوند موصیہ گواہ شد:- غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت چک ۲۷ الف

وصیت ۱۳۳۱۸ :- سردار بیگم زوجہ مولا بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی چک ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچیلو ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک راس بھینس قیمتی ۲۷۵/- روپے ایک مشین سلائی قیمتی ۲۴۰ روپیہ زیور طلائی ۵۰/- روپے کل میزان ۵۶۵/- روپے بعض رقم بالا چیزیں حق مہر کے عوض ملی ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- نشان انگوٹھا سردار بیگم موصیہ گواہ شد غلام محمد پریذیڈنٹ جماعت گواہ شد:- نشان انگوٹھا مولا بخش خاوند موصیہ

چوہدری غلام حیدر مرحوم: گواہ شد:- عبد الرحمن برادر موصیہ گواہ شد:- سلام نبی کوٹ احمدیاں۔

وصیت ۱۳۲۹۶ :- مبارکہ بیگم زوجہ چوہدری علی احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۱ ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ جو وصول کر چکی ہوں نقد ۱۰۰/- کل ۳۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں رقم داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:- مبارکہ بیگم بقلم خود گواہ شد:- عبد الرحیم چک ۱۰۱ گواہ شد:- علی احمد خاوند موصیہ

وصیت ۱۳۲۹۹ :- عبد القادر ولد محمد ابراہیم قوم ڈل سندھی پیشہ سکول ماسٹر عمر ۲۹ سال بیعت ۱/۱/۵۰ ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک قطعہ زرعی زمین جسکا رقبہ ۱/۴ ایکڑ واقعہ ضلع ٹھٹھہ جسکی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے اس کے اور تنخواہ ماہوار ۴۹/- روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد جو جائداد میں پیدا کروں مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد:- عبد القادر موصی بقلم خود گواہ شد بشیر محمد کوٹ احمدیاں۔ گواہ شد:- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۳۰۰ :- بشیر احمد ولد چوہدری پیر محمد قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۶ ایکڑ زمین نہری واقعہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد سندھ ۲۴ ایکڑ زمین خود پیدا کردہ نہری واقعہ کوٹ احمدیاں کل زمین ۴۰ ایکڑ نہری جس کی قیمت مبلغ ۸۰۰۰/- روپیہ ہے ایک راس گائے اور ایک راس بھینس ان دونوں کی قیمت مبلغ ۳۰۰/- روپیہ کل میزان معہ زمین و مال مویشی مبلغ ۸۳۰۰/- روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:- نشان انگوٹھا بشیر احمد کوٹ احمدیاں گواہ شد:- عبد الرحمن پریذیڈنٹ جماعت گواہ شد غلام نبی بقلم خود

وصیت ۱۳۳۰۱ :- رضیہ بیگم بنت چوہدری غلام حیدر قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور طلائی، کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۰۰/- روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی پھر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت

بلوچستان میں قرآن کریم کی تعلیم لازمی قرار دیدی گئی

کوئٹہ ۱۱ مارچ - سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بلوچستان کے محکمہ تعلیم کی طرف سے قرآن کریم کی تعلیم تمام سرکاری سکولوں میں لازمی قرار دیدی ہے - دینیات کے نئے سلیبس میں یہ چیزیں شامل ہیں (۱) چھوٹے بچوں کی کلاسوں میں قرآن کریم کی تعلیم (۲) اسلامی تعلیمات اور اسلام کی پانچ ممتاز شخصیتوں کے سوانح حیات کا مطالعہ (۳) اسلام کے بنیادی اصول اور مڈل کلاسوں تک تاریخ اسلام -

دینیات کی تعلیم رسمی طور پر ۱۹۵۰ء میں شروع کی گئی تھی لیکن اس سال لازمی قرار دے دی گئی ہے - البتہ غیر مسلموں کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے - اس سلسلے میں مفت لٹریچر بہم پہنچانے کے لئے حکومت نے کافی امداد بھی دی ہے - (دستار)

لوکل باڈیز کیلئے دیانت دار اور قابل نمائندے منتخب کریں

سرگودھا ۱۱ مارچ - میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ضلع سرگودھا کے سالانہ میلہ مویشیاں کے موقعہ پر انعامات تقسیم کرتے ہوئے پنجاب کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ لوکل باڈیز کے ہونے والے انتخابات میں دیانت دار اور قابل آدمی منتخب کریں - آپ نے افسوس کا اظہار کیا کہ ابھی تک پنجاب کی لوکل باڈیز تعصبات و افتراق کا شکار ہو رہی ہیں اور وہ انتظامی امور سے اچھی طرح عہدہ برآ نہیں ہو رہیں -

اعلانات دار القضاء

مسماۃ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید مبارک احمد صاحب سرور سٹوڈنٹ منشی ایم - ای - ایس کاکول ہزارہ پاکستان نے درخواست دی ہے - کہ ان کے والد صاحب راجہ محمد زمان خان صاحب جاگیر دار موضع نونہ منی ضلع اسلام آباد کشمیر عرصہ چار سال ہوئے کشمیر میں وفات پا چکے ہیں - مرحوم کے کچھ روپے امانت تحریک جدید میں جمع ہیں - اس میں سے میرا شرعی حصہ مجھے دلایا جائے - اور کہ مرحوم کے وارث میرے علاوہ مرحوم کی ایک بیوی - دو نابالغ لڑکے اور ایک بالغ لڑکی ہیں - اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو - تو ایک ماہ تک دفتر ہذا میں اطلاع دیں - ورنہ فیصلہ کر دیا جائے گا - بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا -

نوٹ :- مرحوم کے ورثاء کا ایڈریس وغیرہ اگر کسی دوست کو معلوم ہو تو اطلاع دیں -

(۲) میاں حسن محمد صاحب نمک فروش سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کے خلاف بحق آغا عبد الرحیم صاحب ۴۳ ایف ماڈل ٹاؤن لاہور - /۵۷۵ روپے دینے کا فیصلہ ہوا ہے جس کی اطلاع ان کو معمولی طریق سے نہیں دی جا سکی - اس لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ اگر میاں حسن محمد صاحب چاہیں - تو ایک ماہ تک اس فیصلہ کی منسوخی کی درخواست دے سکتے ہیں - نیز وہ اپنے موجودہ مکمل ایڈریس کی اطلاع دیں -

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

(۳) محمد بشیر صاحب بھٹی نے عبد اللطیف صاحب سیالکوٹ کے خلاف -/۱۶۵ روپے کا دعویٰ قضاء میں دائر کیا ہے - عبد اللطیف صاحب سیالکوٹ کو مختلف پتہ جات پر اطلاع دی ہے - لیکن قضاء کو اس میں کامیابی نہیں ہوئی -

لہذا بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے - کہ مورخہ ۲۰/۳/۵۲ کو بعد نماز ظہر دفتر قضاء میں اپنے مقدمہ کی پیروی کریں ورنہ ان کے خلاف زیر آرڈر ۹ رول ۶ یکطرفہ کارروائی کی جائے گی -

(ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

درخواست ہائے دعا

میرے تایا چوہدری عنایت اللہ صاحب بی - ایس - سی اور ان کے بڑے لڑکے چوہدری بشیر احمد صاحب بی - اے ایک مقدمہ قتل کے سلسلہ میں زیر حراست ہیں - ۱۱ مارچ کو مقدمہ کی سماعت ہوگی - احباب ان کی جلد اور باعزت طور پر بریت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں - خاکسار محمد سلطان اکبر جامعہ احمدیہ احمد نگر

(۲) میں ایک دفتری مقدمہ میں ماخوذ ہوں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میری باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں (محمد شفیع کلرک دفتر ریکارڈ ۵ پنجاب رجمنٹ سیالکوٹ)

ہندوؤں کے پراپیگنڈے سے مسلمان انگریزوں کے ایجنٹ مشہور ہو گئے۔

مسٹر اپا پنتھ کی سرگرمیاں: مسٹر اپا پنتھ کی سرگرمیاں ان دنوں کافی تیز رہیں۔ وہ خوش رو جوان ان دنوں خوب خوب ہی گھوما۔ ایک طرف وہ بڑے بڑے مسلمان تاجروں کے ہاں رہ کر انہیں اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کرتا رہا۔ تو دوسری طرف مقامی باشندوں میں انہیں انگریز کے پٹھو ثابت کرنے کی کوشش کی۔ پاکستان کے احمدی مشنریوں نے اس کا مقابلہ کیا۔ لیکن مذہبی مشنریوں کی سرگرمیاں تو دراصل زیادہ تر ثقافتی اور روحانی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب دن بدن پاکستان کی مقبولیت کا زور کم ہو رہا ہے۔ یوم آزادی پر بھی سوائے ان احمدی مشنریوں کے کوئی اور تقریریں اور جشن نہیں کرتا۔ گویا پاکستان کی ثقافت و سیاست کا چراغ اگر روشن بھی ہے۔ تو بس انہی کے دم سے۔ لہذا ضرورت ہے کہ جلد ہی پاکستان کا کوئی مستعد ہائی کمشنر یہاں متعین ہو۔ جو اپا پنتھ سے بڑھ چڑھ کر گھومے پھرے۔ خبروں کا بلیٹن شائع کرے۔ صرف نیروبی یا دارالسلام کے ریڈیو سٹیشنوں سے اردو کی خبریں ہی کچھ کام نہ دے سکیں گی۔

ریڈیو سٹیشن: یہاں کے ریڈیو سٹیشن کے پاکستانی حصہ پر بھی پاکستانی رنگ ہی غالب ہے۔ بس گانے ہی گانے۔ وہی کچے پکے گانے۔ البتہ تہواروں۔ عید۔ رمضان المبارک اور دیوالی وغیرہ پر انڈین ہندوؤں اور پاکستانی مشنریوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ و اسوۂ حسنہ پر تقریریں ضرور کروائی جاتی ہیں۔

یہاں کے عوام کو ہندوستان ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کے قتل عام اور ان لوگوں کی بربریت کا اب تک دکھ اور رنج ہے۔ ان ایام میں تو یہ ہوتا تھا۔ کہ مسٹر پنتھ جہاں کہیں بھی گئے۔ ان سے مشرقی پنجاب کے مسلمانوں اور قادیان اور اجمیر شریف ایسے مقامات مقدسہ کی حرمت کے متعلق برسر اجلاس سوالات کی بوچھاڑ کر دی گئی۔ اور مسٹر پنتھ کو پسینہ آ گیا۔

عرب تمدن کا اثر: یہاں کے باشندے طبعاً اسلامی تمدن سے متاثر ہیں۔ ان پر عرب تمدن اور سطوت کا گہرا اثر ہے۔ ان کی طرز معاشرت بھی ویسی ہی ہے۔ اور انڈین مسلمانوں میں بھی پاکستان کی محبت کے جذبات ہیں۔ مجھے کئی ایسے دوست ملے ہیں۔ جنہوں نے بعد حسرت مجھے یہ کہا۔ کہ اے کاش گاندھی جی کے ملفوظات کے بجائے قائداعظم کے ارشادات یہاں انگریزی اور سواحیلی زبان میں چھاپ کر تقسیم کئے جائیں۔ اور کچھ لوگ آئیں۔ جو ان کی صحیح رہنمائی کر سکیں۔

عیسائیت کی یلغار: عیسائیت کی یلغار زیادہ تر پسماندہ ملکوں میں ہے۔ انہوں نے جا بجا ان گنت ہسپتال اور پرائمری ادارے کھول رکھے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق عجیب و غریب من گھڑت قصے پھیلا رکھے ہیں۔ پچھلے دنوں ٹانگا کے علاقہ میں ایک مسلم ٹیچر نے مجھے بتایا (اس کے ہاتھ میں احمدیہ مشنری کا شائع کردہ ایک پمفلٹ تھا) کہ اس پمفلٹ کو دیکھ کر مجھے احساس ہوا ہے۔ کہ اسلام میں بھی دفاعی قوت موجود ہے۔ صرف عیسائیت ہی میں نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ہندوستانی سفارت خانے نے وہاں کی انڈین نیشنل کانگرس سے خوب خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اب تو انہوں نے مقامی باشندوں کی تربیتی مہم بھی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں ہی ہندوستانی سفارت خانے کے واسطے سے تین درجن کے قریب افریقی طلباء بمبئی۔ الہ آباد اور دہلی کی یونیورسٹیوں میں تعلیم کے لئے بھجوائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مسٹر اپا پنتھ ہندوستانی ہائی کمشنر گاہے گاہے خود بھی مقامی تعلیمی اداروں میں جاتے ہیں۔ اور سکولوں کو انعام کے طور پر مالی امداد دیتے ہیں۔

فریضۂ زکوٰۃ
معطی حضرات کی دسویں فہرست

ماہ فروری ۵۲ء میں جن افراد جماعت نے زکوٰۃ کی رقوم مرکز سلسلہ میں بھجوائی ہیں۔ ان کے اسماء ذیل میں شکریہ کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے اور بڑھائے۔ اور ان کو بہتر سے بہتر اجر دے۔ جن احباب اور بہنوں پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو۔ وہ اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

میاں حبیب احمد صاحب کسموں افریقہ ۰-۱۲-۲ روپے
جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ لطیف احمد صاحب طاہر ۸/۱/۱
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ۸-۱۷ چوہدری فضل احمد صاحب اطوال ۳/-
چوہدری علی محمد صاحب سید والہ شیخوپورہ [illegible]
چوہدری عطا محمد صاحب ربوہ ۱۰/- حوالدار بشیر احمد صاحب شیخوپورہ ۹/-
چوہدری علاؤ الدین صاحب گوٹھ علاؤ الدین سندھ ۵۰/-/-
جماعت احمدیہ اوکاڑہ ۲۳/- روپے لجنہ اماء اللہ کراچی ۲/-
لیفٹیننٹ کرنل محمد رمضان صاحب لاہور ۱۰۰/- روپے
چوہدری عبدالغنی صاحب درویش گوجرانوالہ [illegible]
حافظ احمد علی صاحب چک ۶۹ گ-ب لائل پور ۱/-
منشی محمد علی صاحب منٹگمری ۵/- ملک عبدالمجید صاحب نوشہرہ کینٹ ۲۰/-
مرزا غلام حیدر رضا صاحب نوشہرہ کینٹ [illegible] میاں محمد حسین صاحب جہلم ۵/-
چوہدری ہدایت اللہ چک ۳۵ ج-ب سرگودھا ۷/-/- روپے
لیفٹیننٹ نواب علی صاحب کالرا دیوان سنگھ گجرات ۲۰/-
میاں حامد حسین صاحب دادو سندھ ۶/-/- روپے
میاں منظور الحق صاحب محمود آباد جہلم ۲۵/-/- روپے

میزان	۹۵۹/۲/-
سابقہ میزان	۲۱۷۳۳/۷/۷
کل میزان	۲۲,۶۹۲/۹/۷

(ناظر بیت المال ربوہ)

کوریا اشتراکیوں کی بری اور فضائی فوج کا عظیم اجتماع۔ وسیع پیمانہ پر حملہ کا خدشہ

لندن ۱۱ مارچ۔ کوریا میں معاہدہ صلح کی گفتگو کے دوران میں اشتراکیوں نے جس قدر فوجیں فراہم کر لی ہیں۔ ان سے اندیشہ پیدا ہو گیا ہے کہ کوریا میں اچانک تبدیلیاں ہونے کا امکان ہے کمیونسٹوں کے پاس نو لاکھ آدمی ۵۰۰ ٹینک اور اتحادیوں سے دوگنی توپیں موجود ہیں۔ اور اب ان کی فوجیں اس وقت سے زیادہ بہتر طور پر مسلح ہیں۔ جب گذشتہ اپریل میں انہوں وسیع پیمانے پر حملے کی ناکام کوشش کی تھی — زمینی فوج کے علاوہ انہوں نے زبردست فضائی فوج بھی جمع کر لی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ امریکی فضائیہ کے چیف جنرل کو جب صدر ٹرومین نے بات چیت کے لئے کہا تھا تو دو گھنٹوں کی خفیہ بات چیت کے دوران میں تازہ صورت حال پر بات چیت ہوتی رہی۔ اگر صلح کی بات چیت بالکل منقطع ہو گئی تو اتحادی فوجوں کو پہلی مرتبہ وسیع پیمانے پر ہوائی حملوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ (اسٹار)

۴ پاکستان اور بھارت کے عملے میں سے ایک ایک ملازم کم کر دیا جائے گا۔ (اسٹار)

برطانی کونسل کے اخراجات میں کمی

لندن ۱۱ مارچ ایک ترجمان نے بتایا کہ برطانی کونسل کے ۲۲ لاکھ تیس ہزار پونڈ سالانہ کے اخراجات میں کمی کی جا رہی ہے۔ اس کے ہاں [illegible] پاکستان اور بھارت میں ان کی [illegible] وسوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

بحیرہ شمالی میں سخت طوفان

لنڈن ۱۱ مارچ۔ بحیرہ شمالی اس وقت سخت طوفان کی زد میں ہے اور اس وقت تک کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ سات جہازوں کو نقصان پہنچ چکا ہے اندازاً ۵۰ ملاح گم ہیں۔ اندیشہ ہے کہ وہ غرق ہو چکے ہوں گے

اس اثنا میں ایمسٹرڈم کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ بحیرہ شمالی میں ایک جہاز غرق ہو چکا ہے۔ دو جہاز ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہیں اور دو گم ہیں۔ اس کے علاوہ چند جہازوں کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔

گھریلو صنعتوں کی ترقی کیلئے کارپوریشن

لاہور ۱۱ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب صوبہ میں گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لئے پچاس لاکھ روپے کے سرمایہ سے ایک مالی کارپوریشن قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے تاکہ آلات جراحی اور کھیلوں کا سامان تیار کرنے کی صنعتوں کیلئے ضروری امداد مہیا کی جائے اور سیالکوٹ کی یہ صنعتیں زمانہ قبل از تقسیم کے معیار پر دوبارہ آ سکیں۔ سرکاری اعلان میں تفصیل سے بتایا گیا کہ حکومت نے سیالکوٹ وزیر آباد اور نظام آباد کی گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کیلئے کیا تدابیر اختیار کی ہیں۔

سعودی عرب میں نئی ریلوے لائن

مکہ معظمہ ۱۱ مارچ۔ سعودی عرب کے جنرل مینجر اور فنی مشن کے ارکان نے جدہ، مدینہ اور نجد کے بعض مقامات کا دورہ کر کے ان مقامات کا سروے کیا ہے تاکہ ان علاقوں میں ریلوے کا سلسلہ قائم کیا جا سکے۔ اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے ریاض رمان کے درمیان ۵۶۰ کیلو میٹر طویل ایک ریلوے لائن قائم کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

مختصرات

عمان ۱۱ مارچ۔ تمام عرب ممالک کے محکمۂ ڈاک و تار کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ۲۲ مارچ کو دمشق میں منعقد ہو گی۔ اس کانفرنس میں عرب ممالک کے درمیان ڈاک و تار کے سلسلے کو بہتر اور عمدہ بنانے کے طریقے سوچے جائیں گے

دمشق ۱۱ مارچ۔ حکومت شام کی طرف سے ترکی، یونان، پاکستان، فرانس اور برطانیہ کے ساتھ فضائی معاہدے طے کرنے کے لئے بات چیت شروع کر دی گئی ہے (اسٹار)

بیروت ۱۱ مارچ۔ فلسطین کے عرب مہاجرین ۱۵ مارچ کو منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں مہاجرین کے متعلقہ مسائل پر بحث کریں گے۔ اس اجلاس میں پاس ہونے والی قراردادیں عرب لیگ کونسل کو بھیجی جائیں گی جس کا اجلاس ۲۱ مارچ کو قاہرہ میں منعقد ہونے والا ہے

عمان ۱۱ مارچ۔ حکومت اردن کو مشورہ دیا گیا ہے ملک کے اخراجات میں کافی کمی کی جائے۔ یہ مشورہ مالیاتی کمیٹی کی طرف سے دیا گیا ہے (اسٹار)